الدرس الثاني
دوسرا درس

قصة أصحاب الفيل
ہاتھی والوں کا قصہ

ہوا یوں کہ یمن میں نجاشی کے گورنر ابرہہ نے دیکھا کہ عرب مکہ میں جاکر خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں، اس کو عظمت دیتے ہیں اور دور دور سے چل کر وہاں پہنچتے ہیں، چنانچہ صنعا میں ایک بہت بڑا کنیسہ (چرچ) تعمیر کیا، تاکہ عرب کے حاجی مکہ مکرمہ کی بجائے یہاں صنعا آئیں، کنانہ قبیلے کے ایک آدمی کو اس چرچ کی خبر ہوئی، رات کو وہاں پہنچا اور چرچ کی دیواروں کو گندگی سے لیپ دیا، جب ابرہہ کو اس واقعے کا علم ہوا تو غصے سے بھڑک اٹھا اور ساٹھ ہزار پر مشتمل ایک عظیم لشکر تیار کیا، ان کے ساتھ نو ہاتھی بھی تھے، یہ لشکر مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑا تاکہ خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجادے اور سب سے بڑا ہاتھی اپنے ذاتی استعمال کے لئے رکھ لیا، جب یہ لشکر مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ گیا، تو ابرہہ نے لشکر کو مکہ مکرمہ داخل کرنے کے لئے لیس کردیا، لیکن بڑا ہاتھی بیٹھ گیا اور آگے بڑھنے سے انکار کردیا، جب اُس کا رخ کسی دوسری طرف کرتے تو اٹھ کر تیزی سے چلنے لگتا، اور جونہی اس کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرتے دھڑام سے بیٹھ جاتا، یہ لوگ اسی الجھن کا شکار تھے کہ اللہ تعالی نے پرندوں کا جھنڈ بھیج دیا، جو جہنم کی آگ میں تپائی ہوئی کنکریاں اُن کو مار رہا تھا، ہر پرندہ تین کنکریاں اٹھائے ہوئے تھا، ایک کنکری چونچ میں اور دو کنکریاں دونوں پاوں میں جو کہ چنے کے برابر تھیں جس کسی کو بھی کنکری لگتی اُس کے اعضاءِ جسم ٹوٹ کر گر جاتے، بالآخر مر جاتا، یہ لوگ بھاگے، اور راستے میں ہلاک ہوتے رہے کوئی یہاں گرا، کوئی وہاں گرا، اللہ تعالی نے ابرہہ کو اس قسم کی بیماری لگادی جس سے اُس کی انگلیاں جھڑ گئیں، صنعاء تک پہنچتے پہنچتے بیماری نے اس پر بُری طرح قبضہ کرلیا تھا، بالآخر وہاں پہنچ کر مرگیا۔ البتہ قریش کے قبائل ادھر ادھر وادیوں میں پھیل گئے، اور پہاڑوں میں پناہ لی تاکہ اتنے عظیم لشکر سے اپنے آپ کو بچالیں، جب انہیں معلوم ہوا کہ لشکر کا انجام بُرا ہوا ہے تو پُر امن طریقے سے اپنے گھروں کو واپس آگئے۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پچاس دِن پہلے پیش آیا۔

رضاعته ﷺ
آپ ﷺ کی رضاعت

آپ ﷺ کو پیدائش کے بعد ابو لہب کی لونڈی 'ثویبہ' نے دودھ پلایا، وہ آپ سے پہلے آپ کے چچا حمزہ بن عبد المطلب کو بھی دودھ پلاچکی تھی، اس اعتبار سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے 'دودھ بھائی' بھی ہوئے۔ عربوں کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو صحرائی زندگی میں رکھ کر دودھ پلانے کا اہتمام کرتے تھے، اس لئے کہ صحراء میں بدنی صحت کا بہتر اہتمام ممکن ہے۔ اسی مقصد کی خاطر آپ ﷺ بھی دوسری دودھ پلانے والی کے پاس پہنچ گئے۔ ہوا یوں کہ جن دنوں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی، صحراء سے بنی سعد قبیلے کی عورتیں مکہ مکرمہ آئیں تاکہ ایسے بچوں کو تلاش کریں جن کو دودھ پلاسکیں، اور عورتیں گھروں میں گھومنے لگیں، غریبی اور یتیمی کی وجہ سے تمام عورتوں نے آپ ﷺ میں دلچسپی نہیں لی، دوسری عورتوں کی طرح حلیمہ سعدیہ نے بھی آپ ﷺ میں دلچسپی ظاہر نہیں کی، جب حلیمہ نے دوسرے گھروں کا چکر لگایا تو کسی کھاتے پیتے گھرانے کا بچہ پانے میں کامیاب نہ ہوسکیں جو ان کی کمزور مالی حالات، غریبی کی شدت کو ہلکا کرسکے بالخصوص اُس سال جس میں کہ قحط بڑھ گئی تھی، چنانچہ حلیمہ نے کم مزدوری پر غریب ویتیم بچے کو قبول کرنے کے لئے وہ دوبارہ آمنہ کے گھر چلی آئیں، حلیمہ اپنے خاوند کے ساتھ کمزور گدھی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ آئی تھی، جس کی چال بھی بہت کمزور تھی، البتہ واپسی پر جب محمد ﷺ حلیمہ کی گود میں تھے تو یہی نحیف سی گدھی تیز دوڑ رہی تھی حتی کہ اُس نے سب سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا، یہاں تک کہ ساری سہیلیاں تعجب کرنے لگیں، حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ان کو دودھ بہت کم آتا تھا ان کا اپنا دودھ پیتا بچہ بھوک کی شدت سے رو رو کر بے حال ہو جاتا تھا، جونہی اُس نے آپ ﷺ کو دودھ پلانا شروع کیا تو اُن کے سینے میں خوب دودھ اتر آیا، نیز بیان کرتی ہیں کہ بنی سعد کے قبیلے کے علاقے میں خشک سالی تھی، جونہی یہ مبارک بچہ دودھ پینے کے بہانے اس علاقے میں آیا، تو زمین بھی خوب سر سبز و شاداب ہوئی اور جانور بھی خوب موٹے تازے ہوگئے، اور اُن کا حال خشک سالی اور غریبی سے بدل کر خوشحالی اور فراوانی میں بدل گیا۔

آپ ﷺ نے حلیمہ کے ساتھ دو سال گذارے، وہ آپ کا از حد خیال رکھتی تھیں، اُسے احساس تھا کہ اس بچے کو غیر معمولی حالات نے گھیر رکھا ہے، دو سال گذرنے کے بعد حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کو لے کر آپ کی والدہ اور دادا کے پاس مکہ مکرمہ آئیں، چونکہ حلیمہ آپ کی ایسی برکت دیکھ چکی تھیں جس نے سارے حالات کو بدل ڈالا تھا، چنانچہ انہوں نے حضرت آمنہ سے پُر زور انداز میں درخواست کی کہ محمد دوبارہ ان کے ساتھ ہی رہیں گے۔ چنانچہ آمنہ نے حلیمہ کی درخواست منظور کرلی اس طرح حلیمہ آپ ﷺ کو لے کر دوبارہ قبیلہ بنی سعد پہنچ گئیں وہ خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں اور اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہی تھیں۔